نقشِ اول

تحقیقاتِ حدیث

قرآن کریم اگر متن ہے تو حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اس کی شرح، شرح کے بغیر متن کی تفہیم بعض جگہ تو ممکن ہوتی ہے، بعض جگہ متن بہ دقت سمجھ میں آتا ہے، لیکن آجاتا ہے، اور بعض جگہ شرح کے بغیر متن کا سمجھنا ممکن ہی نہیں ہوتا۔ قرآن وحدیث کا رشتہ بھی کچھ اسی نوعیت کا ہے، اور یہی رشتہ ضرورت حدیث کی اہم ترین دلیل ہے۔

آج کا عہد تخصصات کا عہد ہے، ہر فن اور ہر شعبے میں متخصصین کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے، یہ بات اب شخصیات اور اداروں سے چلتی ہوئی مجلّات تک جا پہنچی ہے۔ اردو چونکہ دنیا کی ایک زندہ زبان ہے، اس لئے وقت کے تقاضوں پر لبیک کہنے میں سب سے آگے دکھائی دیتی ہے، اس عہد کی عام روش کا اثر اردو میں شائع ہونے والے مجلّات نے بھی قبول کیا ہے، اور آج اردو میں خصوصیت کے ساتھ بہت سے موضوعات پر مخصوص مجلّات اہتمام سے شائع ہورہے ہیں۔ قرآنیات، فقہیات، سیرت، نعت، تبصرۂ کتب وتعارف کتب وغیرہ کتنے ہی موضوعات ہیں جن پر خاص موضوعاتی مجلّات پاک وہند سے اہتمام کے ساتھ نکل رہے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ حدیث جیسے اہم موضوع پر خاص ایسا مجلّہ ہماری نظر سے نہیں گزرا جو حدیث وعلوم حدیث اور متعلقاتِ حدیث پر علمی اسلوب میں قارئین کی راہ نمائی کرتا ہو۔ زیرِ نظر مجلّہ اسی کمی کو پورا کرنے کی طالب علمانہ کوشش ہے۔

یہ مجلّہ جامع خیر العلوم خیر پور ٹامے والی کے زاویہ علم وتحقیق کی ایک ابتدائی پیش کش ہے، دینی مدارس سے ایسے مجلّات کا اجرا نئی تو نہیں البتہ عرصے سے متروک روایت ہے، جس کے اجرا کی کوشش کے طور پر یہ مجلّہ پیش کیا جارہا ہے۔ یہ مجلّہ جامع خیر العلوم خیر پور ٹامے والی کے مہتمم، مفتی اور

شیخ الحدیث استاذ گرامی حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں جاری کیا جارہا ہے۔

حضرت مفتی صاحب ۱۹۲۰ء میں موضع کوٹ اعظم علاقہ خیر پور ٹامے والی کے ایک کاشت کار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی میاں محمد عیسیٰ مفتی صاحب کی پیدائش سے دو ماہ قبل وفات پا چکے تھے۔ والدہ نے پرورش کی۔ آپ کے دو بھائی اور ایک بہن پہلے سے موجود تھے۔ آپ نے چار سال کی عمر میں کوٹ اعظم میں میاں غلام محمدؒ کے پاس قرآن شریف کی تعلیم کا آغاز کیا۔ ناظرہ قرآن کریم کی تکمیل کے بعد حفظ کے لئے مدرسہ تجوید القرآن سبز مسجد خیر پور ٹامے والی میں داخل ہوئے، جہاں حافظ محمد محسنؒ سے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ اسی دوران صدر مدرسہ مولانا محمد حافظ رمضانؒ سے درجہ پرائمری کی کتب پڑھیں۔ پھر فن تجوید وقرأت کی تعلیم قاری محمود الحسنؒ سے حاصل کی۔ اسی دوران فارسی کتب مولانا سید زمان شاہ ہمدانیؒ سے پڑھیں جو مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ کے خلیفہ تھے۔

۱۹۳۳ء میں آپ جامعہ خیر المدارس جالندھر تشریف لے گئے۔ خیر المدارس میں آپ چھ سال تک زیرِ تعلیم رہے، اور موقوف علیہ تک آپ نے وہاں تعلیم حاصل کی، یہاں آپ کی زیادہ تر تعلیم بانی جامعہ مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کے ہاں ہوئی، آپ کے ساتھیوں میں مولانا جالندھری کے صاحب زادے مولانا محمد شریف جالندھری بھی شامل تھے۔ موقوف علیہ سے فراغت کے بعد مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے مزید ایک سال فنونِ عقلیہ کی اعلیٰ تعلیم دی۔ اسی دوران ابتدائی درجوں کے اسباق بھی آپ پڑھاتے رہے۔

۱۹۳۹ء میں مولانا جالندھریؒ نے آپ کو اپنے صاحب زادے مولانا محمد شریف کے ساتھ دورِ حدیث کے لئے دار العلوم دیو بند بھیج دیا۔ اس سے قبل مولانا خیر محمد جالندھریؒ ان دونوں حضرات کو لے کر تھانہ بھون میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے بخاری شریف کی رسمِ بسم اللہ فرمائی۔ دار العلوم میں بخاری اور ترمذی آپ نے حضرت مولانا سید حسین مدنیؒ سے پڑھی جب کہ مسلم شریف مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، ابوداؤد مولانا اعزاز علی طحاوی اور شمائل ترمذی مفتی محمد شفیع سے پڑھیں۔

سلسلہ تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا سید محمد زمان ہمدانیؒ کے صاحب زادے سید غلام محی

الدین ہمدانیؒ کی رہنمائی سے خیر پور ٹامے والی میں ایک چھپر نما کچی مسجد میں شوال ۱۳۶۰ھ /۱۹۴۱ء میں جامعہ خیر العلوم کی بنیاد رکھی، اور اپنے آپ کو اس مدرسے کے لئے وقف کر دیا۔

۱۹۴۴ء کے بعد بہاول پور کی تاریخی درس گاہ جامعہ عباسیہ میں بھی کچھ عرصہ تعلیمی خدمات انجام دیں، اور ریاستِ بہاول پور کے محکمہ امور مذہبیہ میں عرصے تک مفتی اعظم رہے۔

پاکستان بھر کے دینی مدارس کے نمائندہ بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قیام کے روزِ اول سے ہی آپ اس کے ساتھ منسلک ہو گئے اور اس کی مجلسِ عاملہ کے رکن منتخب ہوئے۔ کچھ عرصے بعد وفاق کی نصاب کمیٹی اور امتحانی کمیٹی کے بھی رکن منتخب ہوئے۔ اور علالت اور ضعف کے باوجود انتقال سے کچھ عرصے پہلے تک ڈویژن بہاول پور کے مسئول منتخب ہوتے رہے۔

حضرت مولانا مفتی اصلاح باطن کو نہایت ضروری تصور کرتے تھے اور اپنے طلبہ کو بھی اس کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ آپ نے زمانہ طالب علمی میں ہی حضرت عبدالقادر رائے پوریؒ سے اصلاحی تعلق قائم کر لیا تھا۔

حضرت مولانا مفتی صاحب کی تعلیمی خدمات نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط ہیں، آپ ۱۹۴۱ء سے ۲۰۰۶ء تک مسلسل تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے، اور اس سلسلے میں آپ کی انتظامی، ذاتی، سماجی اور سیاسی مصروفیات بھی حائل نہ ہو سکیں۔ علالت اور ضعف کے باوجود یہ سلسلہ مرض وفات تک جاری رہا۔

حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ چند ماہ کی علالت کے بعد ۴ جولائی ۲۰۰۷ء کو انتقال فرما گئے، اور خیر پور ٹامے والی کے مرکزی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔ (۱)

انا للہ و انا الیہ راجعون

اس مجلے کے صفحات کو ہم حدیث و علومِ حدیث کے حوالے سے اہم مطبوعہ و غیر مطبوعہ مضامین سے مزین کرنا چاہتے ہیں۔ نئے مضامین، خصوصاً فہارس، اشاریے، کتابیاتی جائزے، ماضی میں ہونے والے کسی بھی نوع کے کام کا جائزہ، تعارف تبصرہ اور نقد، یہ ہمارے پسندیدہ

---

(۱) حضرت مفتی صاحب کے مفصل حالات کے لیے دیکھیے آپ کی خودنوشت مشمولہ ''صراط مستقیم'' ترتیب سید عزیز الرحمٰن۔ ناشر زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

موضوعات ہیں۔ حدیث، علوم حدیث اور متعلقات حدیث کے حوالے سے جو حضرات بھی ہم سے تعاون کرنا چاہتے ہیں، اس کارِ خیر میں شرکت کے خواہش مند ہیں، یا ہماری راہ نمائی کر سکتے ہیں۔ ہمارے دل اور ''تحقیقاتِ حدیث'' کے صفحات دونوں ان کے لئے کشادہ ہیں۔ خصوصاً مدارس دینیہ کے تخصص کے اساتذہ وطلبہ اپنی کاوشوں سے ہمیں آگاہ فرمائیں اور اس مجلّے کی سرپرستی فرمائیں۔ حدیث وعلوم حدیث کے حوالے سے کسی بھی تحقیقی کام کے ضمن میں راہنمائی کے سلسلے میں بھی ہم سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اہم ترین بات یہ ہے کہ ہم اس خدمت کو امتِ مسلمہ کی امانت سمجھتے ہوئے ہر طرح کی مشاورت، راہنمائی اور تنقید کا خیر مقدم کریں گے، تاکہ اس مجلّے کو ہم بہتر سے بہتر انداز میں پیش کرسکیں۔

یہ ابتدائی کوشش ہے، اور یہ اس سلسلے کا پہلا شمارہ ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ اس سلسلے کو جاری رکھا جائے، اور کم وبیش چھ ماہ کے وقفے سے نیا شمارہ آپ تک پہنچتا رہے۔ مگر اس ضمن میں آپ کا تعاون ناگزیر ہے، اگر یہ سلسلہ آپ پسند فرماتے ہیں تو اس کا تعارف اپنے حلقۂ احباب میں کروائیے اور کوشش کیجئے کہ یہ مجلّہ زیادہ سے زیادہ ایسے افراد تک پہنچے جو اس سے استفادہ کرسکیں۔ اگر آپ استاد ہیں تو اپنے طلبہ میں اسے متعارف کروائیے۔ یہ ایک صدقۂ جاریہ ہوگا، جس کے اثرات آپ تک تادیر پہنچتے رہیں گے۔

یاد رہے کہ یہ مجلّہ ایک دینی ادارے سے اپنی مدد آپ کے تحت شائع کیا جارہا ہے، جس کا تمام عملہ رضاکارانہ طور پر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

ہمیں آپ کی راہ نمائی، تجاویز، عملی تعاون اور دعاؤں کا انتظار رہے گا۔

سید عزیز الرحمٰن

۱۴ شوال ۱۴۲۹ھ

مولانا زاہد الراشدی ☆

خدمت حدیث

موجودہ کام اور مستقبل کے ممکنہ اہداف

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث کا تاریخ کے ریکارڈ میں اس اہتمام اور اعتماد کے ساتھ محفوظ رہنا جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاریخی امتیاز واختصاص کی حیثیت رکھتا ہے، وہاں اسلام کے اعجاز اور اس کی حقانیت وابدیت کی دلیل بھی ہے کہ نہ صرف یہ کہ جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال واقوال اور ارشادات وفرمودات پورے اہتمام اور استنادمے کے ساتھ موجود ومحفوظ ہیں بلکہ ان کے نقل وفہم اور ان سے استدلال واستنباط کے عمل میں کسی بھی درجے میں شریک ہونے والے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد کے حالات وکوائف بھی تاریخ نے اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر رکھے ہیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی فعل، قول اور احوال وظروف سے نسبت رکھنے والے کسی بھی شخص کے حالات اور کردار کے بارے میں ضروری معلومات کسی بھی وقت تاریخ کے ریکارڈ سے طلب کی جاسکتی ہیں۔ جبکہ اس حوالے سے اسماء الرجال کا علم اسلام اور مسلمانوں کی ایسی خصوصیت ہے جس کی مثال دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔

دنیا کے تمام ادیان ومذاہب میں اسلام وہ واحد دین ہے جس کے پاس اس کی تعلیمات کسی ترمیم وتحریف اور تبدیلی کے بغیر اصلی حالت میں موجود ہیں اور پرائمری سطح سے لے کر اعلیٰ ترین درجات تک ہر سطح پر یہ تعلیمات تدریس، تحقیق اور تبلیغ واشاعت کے مراحل سے وسیع پیمانے میں

☆ شیخ الحدیث جامعہ نصرت العلوم ورئیس التحریر ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانولہ۔